www.KitaboSunnat.com

مقالات

انکم ٹیکس

کی شرعی حیثیت

واجب الاحترام وفاقی شرعی عدالت اسلام آباد۔ لاہور

شریعت درخواست نمبر ۱۱/ایل/۱۹۹۰ء

فضل الرحمٰن بن محمد، ایم۔ اے اسلامیات۔ ایم اے عربی (گولڈ میڈلسٹ) شریعہ کورس جامعہ الازہر (قاہرہ)

۵۳۔ نشتر روڈ (برانڈتھ روڈ) لاہور درخواست دہندہ

بنام

فیڈریشن آف پاکستان بذریعہ سیکرٹری

منسٹری آف فنانس۔ حکومت پاکستان اسلام آباد۔ مسئول علیہ

درخواست زیر آرٹیکل ڈی/۲۰۳۔ آئین پاکستان

۱۔ میں پاکستان کا ایک شہری ہوں۔ میرا شناختی کارڈ نمبر ۲۷۴-۳۵-۰۴۹۲۲۳ DATED 4-6-74 یہ ہے۔ پاکستان کے آئین کے تحت وفاقی شرعی عدالت کو مالی معاملات کے متعلق کسی قانون کے اسلامی یا غیر اسلامی ہونے کے بارے میں فیصلہ کرنے کا جو اختیار مل گیا ہے اسی کے تحت پاکستان میں مروجہ نظامِ انکم ٹیکس کے غیر اسلامی ہونے پر اپنی گزارشات پیش کرتا ہوں اور دعاء گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ حق تک پہنچنے میں ہماری مدد فرمائے۔ آمین

۲۔ واجب الاحترام عدالتِ عالیہ کے سامنے میری گزارش یہ ہے کہ پاکستان کا نظامِ انکم ٹیکس THE INCOME TAX ORDINANCE, 1979 قرآن وسنت سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متصادم ہے۔ کیونکہ مروجہ نظامِ انکم ٹیکس انگریزوں نے اپنے دورِ حکومت میں ہندوستان میں جاری کیا تھا۔ جب کہ اسلام کا اپنا مالی نظام زکوٰۃ و عشر پر مبنی ہے۔ اسلامی تاریخ شاہد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفائے راشدین میں سے کسی نے زکوٰۃ و عشر کے علاوہ کوئی اور ٹیکس مسلمانوں سے وصول نہیں کیا۔ جب کبھی کوئی ہنگامی ضرورت سامنے آئی تو عام مسلمانوں کو اس سے آگاہ کر دیا گیا اور مسلمانوں نے اسلامی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اپنا سب کچھ پیش کر دیا۔

۳۔ غنیمت، فئے، خمس، جزیہ اور خراج ان سب محاصل کا تعلق غیر مسلموں سے تھا۔

۴۔ اگر انکم ٹیکس کی تاریخ پر ایک طائرانہ نظر ڈال لی جاتے تو میرے موقف کو سمجھنے میں آسانی ہو جائے گی۔

۵۔ انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا، ایڈیشن ۱۹۷۰ء جلد ۱۲ ENCYCLEPAGDIA - BRITANNICA کے صفحات ۸ سے ۲۵ تک میں انکم ٹیکس کی جو تاریخ بیان کی گئی ہے۔ اس کے مطابق برطانیہ دنیا کا پہلا ملک ہے جس نے سب سے پہلے باقاعدہ نظامِ انکم ٹیکس کو اپنایا۔

۶۔ خواجہ امجد سعید نے اپنی کتاب INCOME TAX LAW EDITION 1968. کے صفحات ۲ اور ۳ پر ہندوستان میں انکم ٹیکس کی تاریخ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انگریز حکومت نے پہلی مرتبہ یہ ٹیکس ۱۸۶۰ء میں عائد کیا اور انکم ٹیکس ایکٹ ۱۹۱۸ء کے تحت کُل آمدنی یعنی TOTAL INCOME اور قابل ٹیکس TAXABLE INCOME کا تصور دیا۔ بعد میں اسی کو انکم ٹیکس ایکٹ ۱۹۲۲ء کا نام دے دیا گیا۔ یہی وہ قانون ہے جو فقید المثال قربانیوں کے بعد اللہ کے نام پر حاصل ہونے والے پاکستان کو انگریزی سرکار سے ورثے میں ملا اور پاکستان میں ۱۹۷۹ء تک نافذ رہا اور اب بھی انکم ٹیکس آرڈیننس ۱۹۷۹ء کی صورت میں سارے پاکستان میں رائج ہے۔

۷۔ دنیا کے جن ممالک میں یہ قانون جاری اور ساری ہے۔ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسی راہنمائی موجود نہیں جیسی کہ نظامِ زکوٰۃ کی صورت میں ہمیں عطا کر دی گئی ہے۔

۸۔ انکم ٹیکس کی بیان کردہ تاریخ سے عدالتِ عالیہ پر واضح ہو گیا ہو گا کہ مروجہ انکم ٹیکس کا اسلام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کوئی تعلق نہیں بلکہ انگریزی دورِ حکومت میں ہندوستان میں رائج کیا گیا اور وہی آج بھی پاکستان کے عوام ادا کرنے پر مجبور ہیں۔

لہٰذا میں انکم ٹیکس اور نظامِ ٹیکس کے بارے میں واجب الاحترام عدالتِ عالیہ سے درخواست گذار ہوں کہ اسے حسبِ ذیل وجوہات کی بناء پر غیر اسلامی قرار دیا جائے :۔

(ا) قرآن وسنت کی ہدایت کے مطابق مسلمان حکمرانوں کو مسلمان رعایا سے زکوٰۃ وعشر کے علاوہ کسی دوسرے ٹیکس کے وصول کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ (الحج / آیت ۴۱)

ترجمہ: "اگر ان کو ہم زمین میں حکومت سے نوازیں تو وہ نماز اور زکوٰۃ کا نظام قائم کریں گے اور اچھائی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے۔"

مسلمان حکام کو مذکورہ بالا حکم دینے کے ساتھ مسلمان رعایا کو بھی صرف زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے چھ مرتبہ ان الفاظ میں حکماً پابند فرمایا ہے :

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ۔ (البقرۃ / ۴۳-۸۳-۱۱۰، الحج ۷۸، النور / ۵۶، المزمل / ۲۰)

ترجمہ: "نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔"

توبہ کرکے اسلام میں داخل ہونے والوں کے لئے بھی ارشاد ہوتا ہے :

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَھُمْ (التوبۃ / ۵)

ترجمہ: "اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔"

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ۔ (التوبۃ ، ۱۱)

ترجمہ: "اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو دین میں وہ تمہارے بھائی ہیں۔"

(ب) قرآن حکیم کے انہی احکام کو سامنے رکھتے ہوئے مالی مشکلات کو حل کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفائے راشدینؓ نے زکوٰۃ کے علاوہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو کسی اور ٹیکس کا پابند نہ بنایا۔

ج) زکوٰۃ کے لئے قرآن حکیم میں انفاق فی سبیل اللہ اور صدقہ کے الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً ۔ (التوبۃ : ۱۰۳)

ترجمہ: آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لیں۔"

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۔

(البقرۃ/۲۶۱)

ترجمہ: مثال اُن لوگوں کی جو اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ایک دانے کی طرح ہے (جب اسے بو یا جائے) تو اس سے سات بِٹّے نکلتے ہیں، ہر بِٹّے میں سَو سَو دانے ہوتے ہیں۔"

قرآنی احکام کی روشنی میں ارشادِ نبوی ہے:

د) إِذَا أَدَّيْتَ زَكٰوةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ ۔

(جامع ترمذی/جلد ا صـ۱۰ ـ ابن ماجہ/ص۱۲۵ ـ زوائد ابن حبان/ صـ۲۰۴ ـ

کنز العمال/ج۶ صـ۲۹۳ ـ فتح الباری/ج ۳ صـ۲۷۲ وصححہ الحاکم)

ترجمہ: "جب تُو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جو تجھ پر فرض ہوتا تھا تُو نے اُسے پورا کر دیا۔"

امام ترمذیؒ نے پہلے اس حدیث کو باب بنایا پھر روایت کرنے کے بعد مزید وضاحت یوں کی ہے کہ اور طریقے سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا تو ایک شخص نے عرض کیا۔ کیا اس کے علاوہ اور بھی مجھ پر فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، اگر تو رضا کارانہ طور پر دینا چاہے تو اجازت ہے۔

(هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا، قَالَ: لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ) (بخاری صـ۱۲ ، فتح الباری/ج ۳ صـ۲۶۳

کنز العمال/ج۶، صـ۲۴۳ ـ المیزان الکبریٰ/ج۲ صـ۲ ـ المغنی لابن قدامہ/ج۲ صـ۵۴۳)

لہ امام شعرانیؒ اس پر علماء کا اجماع نقل کرتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت ہے :

لَیْسَ فِی الْمَالِ حَقٌّ سِوَی الزَّکٰوۃِ۔

ترجمہ: "مال میں زکوٰۃ کے علاوہ کچھ حق نہیں یعنی کچھ اور فرض نہیں"

بخاری (کتاب الزکاۃ) صفحہ ۱۸۷ مسلم (کتاب الایمان) جلد ۱ صفحہ ۳۱ ۔ مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۴۲-۳۴۳

فتح الباری جلد ۳ صفحہ ۲۶۱ میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے ۔ ایک اعرابی (بدو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا اور عرض کیا، اللہ کے رسولؐ !

دُلَّنِی عَلٰی عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، قَالَ: تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا۔

ترجمہ: "مجھے ایسا عمل بتائیں جسے میں کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں ۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کی عبادت کر اور اُس کے ساتھ کچھ شریک نہ بنا ۔ فرض نماز قائم کر اور مفروضہ زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ ۔ اُس نے کہا، قسم اُس ذات کی کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں اس سے نہ کچھ زیادہ اور نہ ہی کم کروں گا ۔ جب وہ وہاں سے پلٹا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو پسند ہے کہ کسی جنتی کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھ لے ۔"

امام مسلمؒ اور صاحبِ مشکوٰۃ صفحہ ۱۲ نے اس حدیث کو کتابُ الایمان میں نقل کر کے ثابت کیا ہے کہ اہلِ ایمان پہ مذکورہ چیزیں فرض ہیں اور ان کی ادائیگی پہ مُسلمان جنتی بن جاتا ہے ۔ جس سے معلوم ہُوا کہ مالی طور پر وہ صرف زکوٰۃ ادا کرنے کا پابند ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو یمن کی طرف عامل بنا کر بھیجتے ہوئے فرمایا

اُدْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَإِنْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَإِنْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَاءِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَاءِهِمْ۔

ترجمہ: "ان کو لا الہ الا اللہ کی دعوت دینا اور بتانا کہ بیشک میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ یہ مان لیں تو اُن کو بتانا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ یہ مان لیں تو اُن کو بتانا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے اُن کے مالوں میں صدقہ فرض کیا ہے جو اُن کے امیروں سے لیا جائے گا اور اُن کے غریبوں پر لوٹایا جائے گا۔"

(بخاری صفحہ ۱۸۷، مسلم جلد ۱ صفحہ ۳۶۔ نسائی جلد ۱ صفحہ ۲۷)

بخاری صفحہ ۱۹۸ کی دوسری روایت کے مطابق آپ نے فرمایا:۔

فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكوٰةً فِي أَمْوَالِهِمْ۔

ترجمہ: "پس ان کو آگاہ کرنا بیشک اللہ تعالیٰ نے اُن کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے۔

بخاری کی ہی تیسری روایت کے الفاظ ہیں:۔

فَإِنْ أَطَاعُوا لَكَ لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ۔

ترجمہ: "ان کے اچھے مال زکوٰۃ کے طور پر لینے سے اجتناب کرنا اور مظلوم کی بد دعا سے بچنا۔ اس لئے کہ اللہ اور اُس کے درمیان کوئی پردہ نہیں ۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوتے حضرت ابوبکر الصدیق نے اپنے دورِ خلافت میں حسب ذیل تحریری حکم کے ساتھ انسؓ کو بحرین کی طرف عامل بنا کر بھیجا:۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ أَمَرَ اللهُ بِهَا رَسُوْلَهٗ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ۔

ترجمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ وہ صدقہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیا۔ وہی ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس مسلمانوں میں سے فریضہ کے مطابق جس سے طلب کیا جاتے وہ ادا کر دے اور جس سے فرض کردہ سے زیادہ مانگا جائے وہ نہ دے ۔"

(بخاری صفحہ ۱۹۵ ۔ نیل الاوطار[1] جلد ۴ صفحہ ۱۳۳ ۔ الأم جلد ۲ صفحہ ۲ ۔ مجمع الفوائد صفحہ ۲۴۸ نسائی جلد ۱ صفحہ ۲۷ ۔ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۵۲۸ ۔ ابن حبان ج ۷ صفحہ ۱۴۲)

حجۃ اللہ البالغہ (مترجم) صفحہ ۱۵۳ جلد ۲ میں شاہ ولی اللہؒ نے لکھا ہے :

"جب زیادہ مانگا جائے تو نہ دے یعنی جو اس پر فرض ہوتا ہے اس سے زیادہ نہ دے ۔"

مذکورہ حوالہ جات سے عیاں ہوا کہ اسلامی ریاست میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر صرف زکوٰۃ فرض کی ہے ۔ عشر بھی زکوٰۃ ہی کی صورت ہے جو زرعی پیداوار پر وصول کیا جاتا ہے ۔

اسی لئے امام ابو الحسن بن محمد بن حبیب البصری البغدادی الماوردیؒ (م ۴۵۰ھ) نے اپنی کتاب "الأحکام السلطانیۃ" (صفحہ ۱۱۳) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کو پیش نظر رکھتے ہوئے لکھا ہے :

(لَيْسَ فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الزَّكٰوةِ ۔ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي مَالِهِ حَقٌّ سِوَاهَا ۔

ترجمہ : "کہ مسلمان کے مال میں سوائے زکوٰۃ کے اور کچھ واجب نہیں ہوتا ۔"

اسی طرح صاحب کنز العمال (جلد ۱ صفحہ ۲۹۶) علامہ علاؤ الدین علی المتقی بن حسام الدین الہندی المتوفی ۹۷۰ھ نے نقل کیا ہے :

إِنَّ تَمَامَ إِسْلَامِكُمْ أَنْ تُؤَدُّوْا زَكٰوةَ أَمْوَالِكُمْ ۔

"تمہارا اسلام کو پورا کرنا یہ ہے کہ تم اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو ۔"

علامہ شوکانیؒ نے نیل الاوطار (جلد ۸ صفحہ ۶۴) میں واضح کیا ہے[2] :

أَيْ لَيْسَ عَلَيْهِمْ غَيْرُ الزَّكٰوةِ مِنَ الضَّرَائِبِ وَالْمُكُسِ وَنَحْوِهَا ۔

---

[1] نیل الاوطار ج ۴ صفحہ ۱۳۳ میں ہے : "أخرجه الشافعي والحاكم، قال ابن حزم، هذا كتاب في غاية الصحة عمل به الصديق بحضرة العلماء ولم يخالفه احد" یعنی یہ تحریر غایت درجہ کی صحیح ہے کیونکہ ابو بکر صدیقؓ نے اس پر علماء کی موجودگی میں عمل کیا اور کسی نے مخالفت نہیں کی ۔ [2] ایضاً الترغیب والترہیب / ج ۱ صفحہ ۵۲ عن علقمہ ۔ بحوالہ بیہقی ص ۶۶ عن محمد بن سیرین تابعی ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: "کہ مسلمانوں پر سوائے زکوٰۃ کے اور کوئی ٹیکس وغیرہ نہیں۔"

اس سے واضح ہوا کہ اسلامی ریاست میں مسلمانوں پر صرف زکوٰۃ و عشر فرض ہے۔ جب میری مزید گزارشات کو سننے کا فیصلہ کر لیا جائے گا۔ تو ان شاء اللہ تعالیٰ قرآن و سنت کی روشنی میں مزید حوالے واجب الاحترام عدالتِ عالیہ کے سامنے پیش کروں گا۔

۹۔ اسلامی مالی نظام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں ہر انسان کے لئے ترقی کرنے کے یکساں مواقع موجود ہیں۔ حلال و حرام کی بندش کے علاوہ اسلامی ریاست میں بسنے والے مسلمان کی آمدنی یا کاروبار پر کوئی قید نہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ مالی سال کے اختتام پر اپنے اس مال پر جس پر ایک سال گزر چکا ہو۔ زکوٰۃ ادا کرے۔ جس کا ریٹ ۲½ فیصد مقرر کر دیا گیا ہے۔ یعنی ایک مسلمان کا اثاثہ ایک لاکھ روپے کا ہے تو وہ ڈھائی ہزار روپے زکوٰۃ دینے کا پابند ہے۔ اور جس کے پاس دس لاکھ روپے جمع ہو جائیں تو وہ اسی معیار سے ۲۵ ہزار روپے ادا کرے گا۔

اس کے برعکس ہمارے ہاں مروجہ انکم ٹیکس آرڈیننس ۱۹۷۹ء کی رو سے انکم ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری آمدنی کے اعتبار سے بے حساب بڑھتی جاتی ہے۔ بات یہیں ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ اسی آمدنی پر انکم ٹیکس کے علاوہ سُوپر ٹیکس SUPER TAX اور سرچارج SURCHARGE کا بوجھ بھی مسلمانوں پر ڈال دیا گیا ہے جو کہ اسلامی اصول کے منافی ہے۔

۱۰۔ ایک ہی آمدنی پر مختلف ٹیکسوں کا بوجھ ڈال دینا بھی غیر اسلامی ہے۔ بلکہ شریعت اس کا سختی سے سدِباب کرتی ہے۔

علامہ ابوبکر محمد بن احمد بن ابی سہل سرخسیؒ کی مشہور کتاب "المبسوط" (جلد ۲ صفحہ ۲۰۱) میں ہے کہ ایک نصرانی روم سے گھوڑے کے ساتھ ہمارے دارالاسلام میں داخل ہوا۔ عاشر[1] نے اس سے عشر لے لیا۔ اتفاق سے اس کا گھوڑا فروخت نہ ہوا۔ جب وہ گھوڑے سمیت واپس ہوا تو عاشر نے پھر اس سے عشر طلب کیا۔ نصرانی نے عاشر سے کہا کہ جب میں تمہارے پاس سے گزرا تو تمہیں عشر ادا کر دیا تھا۔ اب مجھ پر کچھ بھی ادا کرنا باقی نہیں۔

---

[1] عاشر محصول لینے والے کو کہتے ہیں۔ (محدث)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے اپنا گھوڑا عاشر کے پاس چھوڑا اور خود مدینہ طیبہ پہنچ گیا۔ اس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی میں اس حال میں پایا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کسی کتاب یا خط کو دیکھ رہے تھے۔ نصرانی نے مسجد کے دروازے سے آواز لگائی: میں ایک نصرانی شیخ ہوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: میں دینِ حنیف کو ماننے والا شیخ ہوں، کیا بات ہے؟ نصرانی نے عاشر سے ہونے والی اپنی گفتگو سنادی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پھر اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔ نصرانی نے خیال کیا کہ اُنھوں نے اس کی بات کو قابلِ توجہ نہیں سمجھا۔ لہٰذا وہ دوبارہ عُشر ادا کرنے کے ارادے سے عاشر کے پاس لوٹ آیا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے عاشر کے پاس امیرالمومنین کا ہدایت نامہ پہنچ چکا تھا کہ اگر اس سے ایک مرتبہ عُشر لے چکے ہو تو دوسری بار مت لینا۔ نصرانی نے کہا:

"جس دین میں عدل کی یہ صفت موجود ہو، وہی حق ہونے کے لائق ہے اور وہیں وہ مسلمان ہو گیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ جب شریعت غیر مسلم سے اس کے ایک مال پر ایک سے زائد مرتبہ ٹیکس وصول کرنے کی اجازت نہیں دیتی تو ایک مسلمان سے اس کی ایک ہی آمدنی پر مختلف ناموں سے ایک سے زائد مرتبہ ٹیکس وصول کرنے کا تصور کیسے دے سکتی ہے۔ چنانچہ ایسا تصور دینے والا نظام اسلامی نہیں ہو سکتا۔

۱۱۔ مروجہ نظامِ ٹیکس میں ۳۰ ہزار روپے کی آمدنی کو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا ہے۔ جبکہ اسلامی نظامِ زکوٰۃ کی رُو سے وہ شخص اگر مسلمان ہے تو وہ صاحبِ نصاب ہے اور اس پر ۷۵۰ روپے زکوٰۃ کی ادائیگی کا فریضہ عائد ہوتا ہے۔ جس رقم کے ذریعے اس نے یہ آمدنی حاصل کی ہوگی۔ ظاہر ہے کہ وہ بھی کثیر ہوگی۔ اسلامی ریاست میں اس سے بڑھ کر شریعت کی خلاف ورزی کیا ہو سکتی ہے؟

۱۲۔ واجب الاحترام عدالتِ عالیہ کی خدمت میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے عرب اور اس کے ہمسایہ ملکوں میں اُن کی سوچوں

۱؎ غیر مسلموں کے لئے محاصل کے تعین کا اختیار حاکم کو ہے۔ تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ دارالاسلام میں ہی موجودگی کی صورت میں ایک سے زائد مرتبہ محصول نہ لیتے تھے۔ (محدث)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق کوئی کوئی مالی نظام نافذ تھا۔ ظاہر ہے کہ کوئی ملک یا معاشرہ مالی نظام کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اہل عرب سے بھی جبراً ٹیکس وصول کیا جاتا تھا جو اس وقت کے حکمرانوں کی طرف سے عائد کردہ تھا۔ اُمید واثق ہے کہ عدالتِ عالیہ کو مزید علم ہوگا کہ اہل عرب میں ایک ٹیکس مَکس کے نام پر مشہور تھا۔ علامہ ابن منظورؒ نے لسان العرب کی جلد ۶ کے صفحہ ۲۲۰ پر مکس کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"دَرَاهِمُ كَانَتْ تُؤْخَذُ مِنْ بَائِعِ السِّلَعِ فِي الْأَسْوَاقِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ"

کہ یہ وہ درہم تھے جو جاہلیت کے زمانے میں بازاروں میں مال فروخت کرنے والوں سے وصول کئے جاتے تھے۔"

علامہ موصوف نے جابر تغلبی کے چند اشعار بھی نقل کئے ہیں جو اس زمانے کی عکاسی کرتے ہیں:۔

أَفِي كُلِّ أَسْوَاقِ الْعِرَاقِ إِتَاوَةٌ
وَفِي كُلِّ مَا بَاعَ امْرُؤٌ مَكْسُ دِرْهَمِ
أَلَا يَنْتَهِي عَنَّا مُلُوكٌ، وَتَتَّقِي
مَحَارِمَنَا، لَا يَبُوءُ الدَّمُ بِالدَّمِ
تَعَاطَى الْمُلُوكُ السِّلْمَ مَا قَصَدُوا بِنَا
وَلَيْسَ عَلَيْنَا قَتْلُهُمْ بِمُحَرَّمِ

ترجمہ: "کیا عراق کے ہر بازار میں رشوت اور زبردستی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے اور ہر شے پر جو آدمی فروخت کرتا ہے اس میں درہموں کا ٹیکس ہے۔ کیا بادشاہ اس کام میں ہم سے نہیں رکتے۔ اور ہماری عزتوں پر ہاتھ ڈالنے سے نہیں بچتے۔ جب وہ ایسا کرنے سے رک جائیں گے تو کوئی کسی کو قتل نہیں کرے گا۔ بادشاہوں نے تجارتی معاملے میں جو ہمارے بارے میں قصد کیا ہے اس میں ظلم کر رہے ہیں، حالانکہ ان کو قتل کرنا ہمارے اوپر حرام نہیں۔"

المنجد (لغات العربی) صفحہ ۱۲۲ میں مَكَسَ يَمْكِسُ مَكْسًا کا معنی ٹیکس جمع کرنا ہے اگر یہ "بیع" کے ساتھ استعمال ہو تو قیمت کم کرنے کے لئے جھگڑا اور مخالفت کے معنی دیتا ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر اس کا صلہ "ہ" ہو تو پھر اس سے مراد ظلم کرنا ہوتا ہے۔ المکس کا معنی محصول ٹیکس اور چنگی ہے۔ جس کی جمع مکوس ہے۔ ٹیکس جمع کرنے والے کو الماکس یا المکاس کہا جاتا ہے۔

اسلامی ریاست کے وجود میں آنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کے تمام ٹیکسوں کو ختم کر کے زکوٰۃ وعشر کا نظام قائم فرما دیا۔ اور جاہلیت کے ٹیکس کو وصول کرنے والے کے بارے میں فرمایا۔

مسند احمد/جلد۴ ص۱۰۹۔ کتاب الأموال/ص۶۹۔ الترغیب والترہیب/جلد۱ ص۵۶۸ کی روایت ہے:

إِنَّ صَاحِبَ الْمَكْسِ فِي النَّارِ۔

ترجمہ: "بیشک ٹیکس وصول کرنے والا جہنم میں ہوگا"

دارمی/ص۲۰۹۔ مسند احمد جلد۴ ص۱۴۳۔ ۱۵۰۔ کتاب الأموال/ص۶۹۴۔ المستدرک ج۱ ص۴۰۴۔ ابوداؤد ص۴۱۷۔ الترغیب والترہیب جلد۱ ص۵۶۶ کی روایت کے الفاظ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ يَعْنِي الْعَشَّارَ۔

ترجمہ: "صاحب مکس یعنی عشر وصول کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا"

یہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ صاحب مکس کے لئے عشّار کا لفظ بھی استعمال ہوتا تھا۔

امام ابو عبیدؒ (ولادت ۱۵۰ھ۔ وفات محرم ۲۲۴ھ) نے اپنی مایۂ ناز تصنیف کتاب الأموالؒ ص۷۱۔۷۲ میں لکھا ہے کہ مکس وصول کرنے کے بارے میں جو کراہت اور سختی احادیث میں بیان کی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے:

إِنَّهُ قَدْ كَانَ لَهُ أَصْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَفْعَلُهُ مُلُوكُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جَمِيعًا وَكَانَتْ سُنَّتُهُمْ أَنْ يَأْخُذُوا مِنَ التُّجَّارِ عُشْرَ أَمْوَالِهِمْ إِذَا مَرُّوا بِهَا عَلَيْهِمْ۔

ترجمہ: "کہ اس کی اصل زمانۂ جاہلیت میں پائی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ کام عرب وعجم کے سارے بادشاہ کیا کرتے تھے۔ ان کا طریقہ یہ تھا کہ جب تجار اپنا مال لے کر ان کے پاس سے گزرتے تو وہ ان کے مالوں پر عشر وصول کیا کرتے تھے"

انہوں نے یہ بھی لکھا ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَبْطَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالْإِسْلَامِ وَجَاءَتْ فَرِيْضَةُ الزَّكَاةِ بِرُبْعِ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةٌ۔

ترجمہ: "پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اس کو باطل کردیا، اور زکوٰۃ کا فریضہ فرض ہوگیا جو دوسو درہموں پہ دسُ کی چوتھائی یعنی ۲ ۱/۲ % ہے"

پھر امام ابوعبیدؒ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک نقل کیا:

لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ إِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى۔

ترجمہ: "مسلمانوں پر عشور کی ادائیگی واجب نہیں بلکہ عشور کی ادائیگی یہود و نصاریٰ پر ہے"

یہی مذکورہ روایت ابوداؤد صـ۴۳۲، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۳ صـ۱۹۷۔ ترمذی جلد ا صـ۱۰۱ مسند احمد/جلد ۳ صـ۴۷۴ میں بھی موجود ہے۔

مسند احمد جلد ا صـ۱۹۰، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۳ صـ۱۹۷، مجمع الزوائد جلد ۳ صـ۸۷ الفتح الربانی/جلد ۱۵ صـ۱۰۹ میں سعید بن زیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ احْمَدُوا اللّٰهَ الَّذِيْ رَفَعَ عَنْكُمُ الْعُشُوْرَ۔

ترجمہ: "اے جماعتِ عرب! اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو جس نے تم سے عشور کو ختم کردیا"

مسند احمد کے شارح احمد عبدالرحمن البنا الساعاتیؒ نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے۔

يَعْنِيْ مَا كَانَتْ تَأْخُذُهٗ مُلُوْكُهُمْ وَرُؤَسَاءُ قَبَائِلِهِمْ عَنْهُمْ مِنَ الضَّرَائِبِ وَالْعُشُوْرِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ۔

ترجمہ: یعنی "ان کے بادشاہ اور قبائل کے سردار ان سے ٹیکسوں، عشور اور انہی کی مثل جو وصول کیا کرتے تھے"

یعنی اللہ تعالیٰ نے ان ٹیکسوں سے عربوں کو نجات دلادی، جو ان پر ان کے بادشاہوں اور قبائلی سرداروں نے عائد کر رکھے تھے۔

احمد عبدالرحمن البنا الساعاتی نے الفتح الربانی/جلد ۱۵ کے صـ۱۸ پر المکس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

إِنَّ الْمَكْسَ مِنْ أَعْظَمِ الذُّنُوْبِ وَذٰلِكَ لِكَثْرَةِ مُطَالَبَاتِ النَّاسِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَظْلَمَاتِهِمْ وَصَرْفِهِمْ فِي غَيْرِ وَجْهِهَا۔

ترجمہ : " کہ بیشک مکس عظیم گناہوں میں سے ہے اس لئے کہ کثرت کے ساتھ لوگوں سے طلب کیا جاتا ہے اور نہ وصول ہونے کی صورت میں اُن پر ظلم کیا جاتا ہے۔ پھر وصول کر کے اس کا غلط استعمال ہوتا ہے۔"

معلوم ہوتا ہے کہ علامہ الساعاتی ؒ نے یہ الفاظ صحیح مسلم کے شارح امام نوویؒ کی عبارت سے نقل کئے ہیں جو انھوں نے صحیح مسلم جلد ۲ ص۶۸ کے حاشیہ میں مکس کی شرح کرتے ہوئے رقم کی ہے۔

پھر الساعاتیؒ نے ماکس یا عشار کے جہنم رسید ہونے پر یوں روشنی ڈالی :

إِنَّمَا كَانَ فِي النَّارِ بِظُلْمِهِ النَّاسَ وَأَخْذِ أَمْوَالِهِمْ بِدُونِ حَقٍّ شَرْعِيٍّ فَإِنِ اسْتَحَلَّ ذٰلِكَ كَانَ فِي النَّارِ خَالِدًا فِيهَا أَبَدًا لِأَنَّهُ كَافِرٌ وَإِلَّا فَيُعَذَّبُ فِيهَا مَعَ عُصَاةِ الْمُؤْمِنِينَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُخْرَجُ وَيُدْخَلُ الْجَنَّةَ ۔

ترجمہ : " جہنم میں وہ اس لئے جائے گا کہ اُس نے لوگوں پر ظلم کیا اور حق شرعی کے بغیر اُس نے لوگوں کا مال لیا ۔ اگر وہ اسے حلال سمجھے گا تو آگ میں ہمیشہ رہیگا کیونکہ وہ کافر ہے۔ اگر حلال نہیں سمجھے گا تو گنہگار اہلِ ایمان کے ساتھ جب تک اللہ چاہے گا عذاب دیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دے گا۔"

لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ (مسلمانوں پر عشور نہیں) اس کی تشریح میں انھوں نے لکھا ہے :۔

أَيْ غَيْرُ مَا فَرَضَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فِي الصَّدَقَاتِ فَلَا يُؤْخَذُ مِنَ الْمُسْلِمِ ضَرِيبَةٌ وَلَا شَيْءٌ يُقَرَّرُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ لِأَنَّهُ يَصِيرُ كَالْجِزْيَةِ ۔

ترجمہ : " یعنی صدقات کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اُن پر جو فرض کیا ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ پس مسلمان سے کوئی ٹیکس وصول نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کے مال میں کچھ مقرر کیا جائے گا۔ اگر ایسا کیا جائے گا تو وہ جزیہ کی صورت اختیار کر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاسکے گا۔"

جزیہ کے بارے میں امام ترمذیؒ نے باب باندھا ہے۔ جلد ۱، ص ۱۰۹۔

بَابُ مَا جَاءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ یعنی مسلمان پر جزیہ نہیں۔

پھر انھوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِي أَرْضٍ وَّاحِدَةٍ وَّلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ۔

ترجمہ: "ایک زمین میں دو قبلے درست نہیں اور مسلمانوں پر جزیہ نہیں۔"

ابوداؤد ص ۴۳۳، نیل الاوطار جلد ۸ ص ۶۴ اور مسند احمد جلد ۱ ص ۲۲۲-۲۸۵ میں امام ابوداؤدؒ علامہ شوکانی اور امام احمد بن حنبلؒ سے بھی منقول ہے کہ مسلمانوں پر کوئی جزیہ نہیں۔

امام فخر الدین رازیؒ نے تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۶۱۹ میں نقل کیا ہے۔

تَسْقُطُ الْجِزْيَةُ بِالْإِسْلَامِ وَالْمَوْتِ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ عَلَى مُسْلِمٍ جِزْيَةٌ۔

ترجمہ: کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک موت اور اسلام سے جزیہ ساقط ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر کوئی جزیہ نہیں۔"

حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ نے لکھا ہے۔

أَمَّا الْآنَ فَإِنَّهُمْ يَأْخُذُوْنَ مَكْسًا بِاسْمِ الْعُشْرِ وَمُكُوْسًا أُخَرَ لَيْسَ لَهَا اسْمٌ بَلْ شَيْءٌ يَأْخُذُوْنَهُ حَرَامًا سُحْتًا وَيَأْكُلُوْنَهُ فِي بُطُوْنِهِمْ نَارًا حُجَّتُهُمْ فِيْهِ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ۔

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۵۶۷)

ترجمہ: آج کل ٹیکس لینے والے عشر کے نام پر جو مکس اور دوسرے بے نام ٹیکس وصول کر رہے ہیں۔ وہ ناجائز اور حرام لے رہے ہیں۔ بلکہ اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں۔ اپنے رب کے پاس ان کی کوئی حجت نہیں چلے گی اور اُن پر غضب ہو گا۔ اور وہ سخت عذاب میں مبتلا کیے جائیں گے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بحث سے واضح ہوا کہ اسلام سے پہلے عرب و عجم میں جو بھی ٹیکس رائج تھے اسلام نے مسلمانوں کو ان سے بچا کر صرف زکوٰۃ و عشر ادا کرنے کا پابند بنایا۔

لہٰذا واجب الاحترام عدالت عالیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مروجہ نظامِ انکم ٹیکس کو غیر اسلامی قرار دیا جائے تاکہ قرآن و سنت کی خلاف ورزی کے ارتکاب سے بچ کر پاکستان میں بسنے والے مسلمان راہِ حق پر گامزن ہو جانے میں کوشاں ہو جائیں۔

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

فضل الرحمٰن بن محمد
۵۳ نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور
درخواست دہندہ

چمن میں آئے ہیں کیسے یہ انتشار کے دن

عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

یہ قتل و خون، یہ فریب اور لوٹ مار کے دن
رہیں گے دہر میں کب تک یہ انتشار کے دن

عمل تو ڈھیر ہے، لیکن کھرا ہے یا کھوٹا!
پتہ چلے گا قیامت میں اختبار کے دن!

یہ باغِ ہستی ازل سے خزاں گزیدہ تھا
حضورؐ آئے تو آئے یہاں بہار کے دن

جدھر بھی دیکھو نشیمن کے منتشر تنکے
چمن میں آئے ہیں یہ کیسے انتشار کے دن

دو مدینہ تو اتنی کٹھن نہیں اے دوست!
کہ جس قدر ہیں کٹھن شوق و انتظار کے دن

جو یاد کرتے ہیں دنیا میں آج جنت کو؛
وہ بھول جائیں گے جنت کو دیدیار کے دن

بڑھاپے میں بھی ہے ممکن تلافیِ مافات
گزر نہ جائیں کبھی یہ بھی اعتذار کے دن

اگر ہے خوفِ خدا دل میں ہاتھ میں انصاف
تو ایک آئینۂ رحمت ہیں اقتدار کے دن

سکون دہر میسر نہ توشۂ عقبیٰ ـــ!
گزر گئے ہیں یوں ہی عمرِ مستعار کے دن

یہ عمر اور تمنا شباب کی عاجزؔ!
بہار بیت گئی اب کہاں بہار کے دن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ